© rasailojaraid.com

تاریخ الردّۃ

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاذ ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی)

(۵)

پسپائی کے بعد جب مسلمان لوٹے اور لڑائی گرم ہوئی تو طلیحہ نے اپنا کمبل لپیٹا اور بزعم خود وحی کا منتظر تھا، جب دیر تک وحی نہ آئی اور دوسری طرف جنگ میں اس کی فوج بری طرح رگڑی گئی تو عُیینہ بن حصن فزاری (لیڈر بنو فزارہ اور حلیف طلیحہ) نے خود لڑنا اور فوج کو جوش دلانا شروع کیا۔ ابن اسحاق: "اس دن عُیینہ نے اپنے قبیلہ فزارہ کے سات سو جوانوں کے ساتھ بڑی سخت لڑائی لڑی، جب مسلمان تلواریں سونت کر ان پر ٹوٹ پڑے اور ان فزاری جوانوں نے ان کے مقابلہ سے منھ نہ موڑا تو وہ طلیحہ کے پاس آیا جو اپنے کمبل میں لپٹا ہوا تھا اور اس سے کہا: برا ہو تمھارے باپ کا! کیا جبریل اب بھی آیا! طلیحہ: نہیں، ابھی تو نہیں" عُیینہ: تم پر تباہی آئے، سارا دن ہو گیا اور جبریل کا کہیں پتہ نہیں" یہ کہہ کر عُیینہ لوٹا اور جنگ کی بھٹی میں کود پڑا اور اپنی فوج کو جوش دلانے لگا جو مسلمانوں کی تلواروں کے نیچے چیخ رہے تھے، کافی دیر کے بعد عُیینہ پھر طلیحہ کے پاس گیا جو کمبل اوڑھے لیٹا ہوا تھا، اور کمبل اس زور سے کھینچا کہ طلیحہ اٹھ بیٹھا عُیینہ نے کہا: اس نبوت کا خدا برا کرے" اب بھی کوئی وحی آئی؟" طلیحہ: ہاں آئی ہے کہ تمھاری چکی (مراد جنگ، اس کی دمرجع غالباً خالد، چکی کی طرح ہے، اور اس کا ایسا نتیجہ نکلے گا جو تم ہمیشہ یاد رکھو گے" عُیینہ: میرا خیال ہے کہ خدا جانتا ہے کہ تمھارے ساتھ ایک ایسا واقعہ (مراد شکست) پیش آئے گا جو تم ہرگز کبھی نہ بھولو گے۔ بنو فزارہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہا تھا کا اشارہ کر کے، چلو یہاں سے، یہ کذاب ہے، حکومت و اقتدار کی خواہش اس کے اور ہمارے لئے بڑی منحوس ثابت ہوئی۔" قبیلۂ فزارہ لوٹ گیا اور اس کے پیچھے عُیَینہ اور اس کا بھائی روانہ ہوئے، مسلمانوں نے عُیَینہ کو پکڑ لیا لیکن اس کا بھائی نکل بھاگا۔ کہا جاتا ہے کہ عُیَینہ کو پکڑنے والا قبیلۂ طیٔ کا ایک بہادر تھا، عُروہ بن مُضرِس، خالدؓ نے عُیَینہ کو قتل کرنا چاہا لیکن بنو مخزوم کے ایک معزز آدمی نے سفارش کر کے اس کی جان بچالی۔

طلیحہ نے جب دیکھا کہ اس کی فوج کے لوگ مارے اور پکڑے جا رہے ہیں تو اس نے میدان چھوڑ دیا۔ اس کے دوست اور اہلِ حاشیہ اس سے پوچھنے لگے کہ اب کیا رائے ہے، طلیحہ نے پہلے ہی گھوڑا تیار کر لیا تھا، چھلانگ مار کر اس کی پیٹھ پر بیٹھا اور پیچھے اپنی بیوی نَوار کو سوار کیا اور یہ کہتے ہوئے گھوڑے کے ایڑھ لگائی کہ تم میں جو لوگ بھاگ سکیں اپنی بیویوں کے ساتھ میری طرح بھاگ جائیں!" وہ شام پہنچا اور شامی سرحد کے غسّانی حکمرانوں کے پاس مقیم ہوا۔

ابو یعقوب زُہری کی کتاب میں ہے: "طُلیحہ نے اپنی فوج کو پسپا ہوتے دیکھا تو اُن سے کہا: تمھارا برا ہو تم کیوں پسپا ہو رہے ہو؟" اس پر ایک شخص نے کہا: اس کی وجہ میں بتاتا ہوں، ہمارا ہر سپاہی چاہتا ہے کہ اس کا ساتھی قتل ہو اور وہ خود بچ جائے اور ہمارا مقابلہ ایسی قوم سے ہے جن کے ہر فرد کی تمنا ہے کہ اپنے ساتھی سے پہلے جان دے۔" مورخ ابن اسحاق مدنی: طلیحہ جب میدان جنگ سے فرار ہوا تو عُکاشہ بن محصن اور ثابت بن اَقرم (اسلامی فوج کے دو کمانڈروں) نے اس کا پیچھا کیا، طلیحہ نے عہد کیا تھا کہ جب بھی کوئی دشمن اس کو دو بدو لڑنے کا چیلنج دے گا تو وہ ضرور اس چیلنج کو قبول کرے گا، جب طلیحہ مڑا تو عکاشہ نے اس کو آواز دی، طلیحہ نے اس پر وار کیا اور قتل کر ڈالا اتنے میں ثابت بھی پاس آگیا، طلیحہ نے اس کو بھی قتل کر دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد وہ شام چلا گیا۔۔۔

واقدی نے ان دو کمانڈروں کے قتل سے متعلق مختلف اقوال پیش کئے ہیں :

ان کے ایک راوی عُمیلہ فزاری نے جو ردّۃ تاریخ سے خوب واقف تھا بیان کیا کہ جب خالد بن ولیدؓ طلیحہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے عُکاشہ اور ثابت کو ہراول دستوں کا کمانڈر بنا کر آگے بڑھا دیا۔ یہ دونوں اعلیٰ درجہ کے گھوڑسوار تھے، ان کی مڈبھیڑ طلیحہ اور اُس کے بھائی سُلَمہ سے ہوئی جو اپنی فوج کے ہراول دستوں کے انچارج تھے، ان کا باقی لشکر پیچھے تھا، طلیحہ عُکاشہ سے اور سلمہ ثابت سے نبرد آزما ہوئے، سلمہ نے ثابت کو جلد ختم کر دیا، اس وقت طلیحہ نے چیخ کر کہا: سلمہ، میری مدد کر، یہ شخص مجھے مارے ڈالتا ہے۔" سلمہ اور طلیحہ نے مل کر عُکاشہ پر وار کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد وہ خوش خوش اپنی فوج کے پاس لوٹ گئے، خالدؓ اور ان کی فوج چلی آرہی تھی کہ راستہ میں پڑی ثابت کی لاش نے ان پر خوف طاری کر دیا، اونٹنیاں لاش کو روندرہی تھیں، مسلمانوں کو اس کے قتل کا سخت قلق ہوا، ذرا آگے بڑھے تو عُکاشہ کی لاش اونٹنیوں کے پیروں تلے آئی، اونٹ سوار اتنے بھاری ہوگئے کہ بمشکل ہی اونٹوں کے پیر اُٹھتے تھے"

زہری کی کتاب میں ہے: پھر مسلمان طلیحہ کی فوج سے متصادم ہوئے اور بہت سوں کو قتل کیا اور بہت سوں کو گرفتار، خالدؓ نے بآواز بلند کہا: جس شخص کو کھانا پکانا یا پانی گرم کرنا ہو وہ صرف دشمنوں کی کھوپڑیوں کا چولھا بنائے' خالدؓ نے باڑے بنوائے اور ان میں آگ جلوائی اور قیدیوں کو آگ میں ڈلوا دیا، عامر بن سبیع اسدی بھی آگ میں ڈالا گیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کا محصّل زکاۃ مقرر کیا تھا اور جو بعد میں مرتد ہوگیا تھا۔ طلیحہ کی ماں جو بنو اسد کی ایک خاتون تھی، گرفتار کرلی گئی، خالدؓ نے اس کو اسلام کی دعوت دی لیکن اس نے ٹھکرا دی اور رجز پڑھتی ہوئی آگ میں کود کر ستی ہوگئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یاموت عم صباحًا۔ لا قیتہٗ کفاحًا۔ اذ لم أجد براحًا

موت سلام! جب زندگی کے بچنے کی کوئی صورت نہ نکلی تو میں نے موت کو خوش آمدید کہا

قاضی واقدی نے یعقوب بن یزید بن طلحہ کے حوالہ سے بیان کیا: خالدؓ نے قیدیوں کو باڑوں میں جمع کیا اور آگ لگا کر ان کو زندہ جلادیا، بنو فزارہ کا کوئی فرد نہیں جلایا گیا، میں نے تاریخ الردّۃ کے ایک عالم سے دریافت کیا کہ باغیوں میں صرف طلیحہ کے ساتھیوں کو کیوں جلایا گیا' تو اس نے کہا: انھوں نے رسول اللہؐ کی مذمت کی تھی اور ارتداد پر قائم رہے تھے"۔ دوسری روایت ہے کہ خالدؓ نے گڈھے کھدوائے تو صحابہؓ نے پوچھا: ان کا کیا ہوگا' تو انھوں نے کہا: میں اصحابِ طلیحہ کو آگ میں جلاؤں گا" صحابہ نے اس پر اعتراض کیا تو خالدؓ نے کہا: میرے پاس ابوبکر صدیقؓ کا یہ ہدایت نامہ ہے: اگر خدا تم کو (اصحاب طلیحہ پر) فتح عطا کرے تو ان کو آگ میں جلانا" مجھے حکم ہے کہ ہر مجمع میں اس کو پڑھ کر سناؤں"

عبداللہ بن عمرؓ: میں جنگ بزاخہ میں شریک تھا[۱] خدا نے طلیحہ پر فتح عطا کی، ہم جب بھی فیصلہ ہوتے بال بچوں اور عورتوں کو غلام بناتے اور باغیوں کا مال آپس میں بانٹ لیتے۔

بنو عامر اور دوسرے قبیلوں کے دوبارہ مسلمان ہونے کا ذکر

جب خدا نے بنو اسد (طلیحہ کا قبیلہ) اور (ان کے حلیف) بنو فزارہ کی خوب گوشمالی کرادی اور بزاخہ میں طلیحہ اور اس کے حلیفوں کو شکست فاش ہوئی تو خالد بن ولیدؓ نے رسالے بھیجے تاکہ جہاں جہاں ان کو باغی ملیں انھیں ٹھکانے لگادیں، بدو رعب یا خوف زدہ سے ڈر کر یا دل سے مسلمان ہونے کے لئے خالدؓ کے پاس آنے لگے۔ اگر کسی عرب کو راستہ میں خالدؓ کے رسالے ملتے تو وہ کہتا: میں خوشی سے اسلام لانے جارہا ہوں، میں اسلام کا مطیع ہو گیا ہوں۔ کوئی کہتا: میں نے بغاوت نہیں کی، میں نے اپنا مال روک لیا تھا

[۱] الکامل: ابن اثیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو مجھے بے حد عزیز ہے، لیکن اب میں زکاۃ دینے کو بھی تیار ہوں۔" اور اگر کوئی عرب رسالو کی زد میں نہ آتا تو وہ خالدؓ کے پاس چلا جاتا اور ان پر اسلام کا اعلان کرتا، کچھ بدو ایسے ابوبکر صدیقؓ کے پاس چلے جاتے اور خالدؓ کے پاس نہ پھٹکتے۔

قاضی واقدی: قُرّۃ بن ہُبیرہ قُشیری کے بارے میں راویوں کی مختلف آراء ہیں، کوئی کہتا ہے کہ وہ بھاگ کر ابوبکر صدیقؓ کے پاس پہنچا اور مسلمان ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خالدؓ کے رسالوں نے اُس کو جا لیا اور پکڑ کر خالد کے پاس لے گئے، کوئی کہتا ہے کہ وہ اپنے قبیلہ بنو عامر کے ساتھ خالد بن ولیدؓ کے پاس آیا اور ہماری رائے میں یہی قول مرجح ہے، ایک قول یہ ہے کہ بنو عامر منتظر تھے کہ دیکھیں باغی جیتتے ہیں یا مسلمان، اور ان کا لیڈر قُرّہ تھا، بنو عامر کا ایک ممتاز لیڈر اور بہادر ابو حرب ربیعہ بن خویلد عقیلی جو انتظار کی پالیسی کے خلاف تھا کھڑا ہوا اور بولا: بنو عامر ذرا ٹھہرو اور تدبیر سے کام لو تم نے رسول اللہؐ کے ایلچیوں کو قتل کیا جو بیر مؤنہ جا رہے تھے، تم نے ابو براء کی حفاظت کا ذمہ لیا اور پھر توڑ دیا، واذ واکم عامر بن الطفیل؟ تم کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ خالد بن ولیدؓ مہاجرین و انصار کی فوج کے ساتھ تمہارے قریب پہنچ گیا ہے (اور عنقریب تمہاری خبر لے گا)

ابو حرب ربیعہ کی باتوں نے بنو عامر کے حوصلے پست کر دیئے (قدر وہ)۔

رسول اللہؐ کی وفات پر جب عمرو بن العاصؓ عمان سے مدینہ لوٹے تو قُرّہ بن ہُبیرہ سے اُن کی جو بات چیت ہوئی وہ ہم یہاں بیان کریں گے۔ عمرو بن العاصؓ رسول اللہؐ کی طرف سے عُمان کے عامل تھے۔ ایک دن ان کے پاس عمان کا ایک یہودی آیا اور بولا، اگر میں آپ سے ایک سوال پوچھوں تو مجھے کوئی گزند تو نہ پہنچے گا؟" عمرو بن عاص: نہیں" یہودی: خدا کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو کس نے ہمارے پاس بھیجا ہے؟" عمرو بن عاص: رسول اللہؐ نے" یہودی: کیا آپ کو واقعی معلوم ہے کہ وہ رسول اللہؐ ہیں؟" عمرو: ہاں" یہودی: اگر آپ کی بات سچ ہے تو آج ان کا انتقال ہو گیا" یہ سنکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمرو بن عاصؓ نے اپنے مشیروں اور اہلِ حاشیہ کو جمع کیا اور وہ دن نوٹ کر لیا جب بقول یہودی رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تھا۔ اس کے بعد اُزد اور عبد القیس کے محافظوں کے ایک گروہ کے ساتھ عمرو بن عاصؓ (مدینہ کے لئے) چل کھڑے ہوئے، ہجر (پایۂ تخت بحرین) پہنچے تو وہاں مُنذِر بن ساوہ (رسول اللہؐ کی طرف سے بحرین کے حاکم) کے ہاں رسول اللہؐ کی وفات کا چرچا سنا، وہاں سے چل کر وہ بنو حَنِیفہ کے علاقہ میں آئے اور بنو حنیفہ کے محافظ ساتھ لے کر بنو عامر کے علاقہ میں داخل ہوئے، اور قُرّہ بن ہُبَیرہ قُشیری کے مہمان ہوئے۔ جب وہاں سے چلنے لگے تو قُرّہ بن ہُبَیرہ نے کہا: تمہاری خیر خواہی کی ایک بات ہے، جسے میں چاہتا ہوں کہ تم سنو، تمہارے صاحب (سردار، لیڈر، نبی) کا انتقال ہو چکا ہے۔ عمرو: تمہاری ماں مرے، کیا وہ بس ہمارے ہی صاحب تھے؟ قُرّہ: قریش کے لوگو! تم اپنے حرم (مکہ) میں مقیم تھے، دوسروں سے محفوظ اور دوسرے تم سے محفوظ، پھر تمہارے قبیلہ سے ایک شخص (محمدؐ) اٹھا، اُس نے جو دعوت دی اس سے تم واقف ہو، جب اس کی دعوت کا ہمیں علم ہوا تو ہم نے اس کو ناپسند نہیں کیا اور کہا خاندان مُضَر کا ایک ممتاز فرد عربوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے تو اس کے راستہ میں کیوں روڑے اٹکائیں، لیکن اس کی وفات ہو چکی ہے، اب بڑی تیزی سے عرب تمہارے خلاف بغاوت کریں گے، اور زکوٰۃ کی مد میں کچھ نہیں دیں گے، لہٰذا مناسب ہے کہ اپنے حرم کو لوٹ جاؤ اور وہاں امن وچین سے رہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ایک وقت مقرر کرو جب میں تم پر حملہ کروں (یہ سن کر) عمرو بن عاصؓ نے قُرّہ کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور کہا میں تمہاری خیر خواہی رد کرتا ہوں وتمویِدُکَ حفش اُمکَ (؟) قُرّہ: میرا مطلب یہ نہ تھا۔ وہ اپنی گفتگو پر نادم ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ قُرّہ اپنے قبیلہ کے سَو آدمیوں کو عمرو بن عاصؓ کی ردء (حملہ آوروں سے حفاظت کے لئے) لے کر نکلا، عمرو بن عاصؓ چلے تو راستہ میں ان کو بہت سے باغی عرب ملے اور نواحی مدینہ کے نخلستان ذو القَصَّہ میں اُن کی مڈبھیڑ عُیَینہ بن حِصن فزاری سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے ہوئی جو مدینہ سے واپس آرہا تھا اور یہ کہنے ابو بکر صدیقؓ کے پاس گیا تھا کہ اگر آپ میرا معاوضہ مقرر کریں تو میں اپنے قبیلہ کو بغاوت سے روک لوں گا۔ عمرو بن عاصؓ نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے، کون خلیفہ ہوا؟ تو اس نے کہا ابو بکر۔ یہ سن کر عمروؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ عُیَینَہ: "عمرو ہم اور تم برابر ہیں"۔ عمرو: "جھوٹا ہے تو مُضَر کے خبیث زادے!" عُیَینہ چل دیا اور جس سے ملتا اس کو زکاۃ دینے سے روکتا۔ جب ملنے والا پوچھتا تم کیا کروگے" تو وہ کہتا: "میرے قبیلہ کا کوئی آدمی ابو بکر کو ایک بچھڑا تک نہ دے گا"۔ وہ طلیحہ اسدی سے جا ملا۔

عمرو بن عاصؓ مدینہ آئے اور ابو بکر صدیقؓ کو ان سب باتوں سے آگاہ کیا جو عُمان سے مدینہ تک ہوئی تھیں اور قُرَّہ بن ھُبَیرہ اور عُیَینہ کی گفتگو سے بھی اُن کو مطلع کیا، جب ابو بکر صدیقؓ خالدؓ کو اہلِ رِدَّہ کی گوشمالی کرنے بھیجنے لگے تو عمروؓ نے اُن سے کہا: "ابو سلیمان، خیال رکھنا قُرَّہ بن ھُبَیرہ تمھارے ہاتھ سے نہ نکل جائے"۔ جب خدا نے اہلِ بُزاخہ کو مقہور کیا اور خالدؓ نے قبائل طی کے دو پہاڑی قیام گاہوں سَلمیٰ اور اَجا کا رخ کیا، تو وہاں بنو عامر اور غطفان دوبارہ اسلام لانے ان کے پاس آئے، اور اس بات کی امان چاہی کہ ہمارے نخلستان اور دیہاتوں کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ انھوں نے اپنے کئے پر خالدؓ کے سامنے توبہ کی، نماز باجماعت ادا کی اور زکاۃ دی، خالدؓ نے ان کو امان دیدی، اور ان سے وعدہ لیا کہ اپنے بچوں اور عورتوں کو بھی اسلام کا وفادار بنائیں گے۔

جب بنو عامر اور غطفان آئے تو خالدؓ نے اُن سے پوچھا: "قُرَّہ بن ھبیرہ کہاں ہے؟" قُرّہ سامنے آکھڑا ہوا اور بولا: "یہ ہوں میں"۔ خالدؓ نے اپنے کسی ساتھی سے "اس کو آگے بڑھا اور اس کا سر اتار لو"۔ "تم ہی نے عمرو بن عاص سے وہ بغاوت بھری باتیں کی تھیں، تم ہی نے مسلمانوں کی مدد نہیں کی اور منتظر تھے کہ وہ باغیوں کے ہاتھوں تباہ ہوں، تم ہی نے کہا تھا کہ اگر اسلام کی بساط الٹی تو میرا دینی قبیلہ کا مال میرے قبضہ میں ہوگا اور اسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پالیسی کی بنیاد پر تم نے اپنے قبیلہ کو اپنے گرد جمع کیا اور انھوں نے تم کو اپنا لیڈر بنا لیا حالانکہ تم لیڈر بننے کے اہل نہ تھے۔" قُرَّۃ: ابن المغیرہ میری وفاداری کے عمرو بن عاص شاہد ہیں!" خالد: عمرو! عمرو ہی نے تو خلیفہ کو تمہاری بغاوت و انحراف کی خبریں پہنچائی ہیں!" قُرَّۃ: ابوسلیمان! میں نے عمرو کو پناہ دی تھی اور ان کی خوب خاطر مدارات کی تھی، میں مسلمان ہوں، میں نے بغاوت نہیں کی!" خالدؓ: اگر تم ان باتوں کا ذکر نہ کرتے تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔ تاہم میں بیڑیاں ڈال کر ابوبکرؓ کے پاس تو تم کو ضرور بھیجوں گا، ان کو اختیار ہے کہ وہ جیسا چاہیں تمہارے ساتھ سلوک کریں۔"

جب خالد بن ولیدؓ بنو عامر سے وفاداریٔ اسلام کا عہد لے چکے تو انھوں نے عُیَیْنَہ بن حصن اور قُرَّۃ بن ھُبیرہ کے بیڑیاں ڈلوائیں اور دونوں کو ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیجا۔ ابن عباسؓ: میں نے دیکھا کہ عُیَیْنَہ کے دونوں ہاتھ ڈوری سے گردن میں بندھے ہیں اور مدینہ کے بچے کبھی کھجور کی ٹہنی اس کے بھوکتے ہیں اور کبھی مارتے ہیں، اور کہتے ہیں: دشمنِ خدا" ایمان لا کر پھر تو نے کفر کیا!" اس پر عُیَیْنَہ کہتا: بخدا میں ایمان لایا ہی نہ تھا" بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ اس کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور بولے: تم اپنے منصوبوں میں ناکام ہوئے اور نقصان اٹھایا وہ الگ۔ کفر و باطل سے تمہارا پرانا ناطہ ہے۔" عُیَیْنَہ: اے شخص چپ ہو جا۔ اگر میں اس حال میں نہ ہوتا تو تم ایسی باتیں نہ کر سکتے۔" ابن مسعودؓ چلے گئے۔

(باقی)

اطلاع: کیا آپ کسی قدیم و نادر علمی کتاب کے لئے سرگرداں ہیں؟ — ہمیں لکھیے۔
ہم نے بصرف کثیر عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو کی نایاب تصنیفات، تالیفات اور تراجم کی فراہمی کا خاص انتظام کیا ہے۔ --- قدیم و نایاب کتابوں کے ایک ایک دو دو نسخے ہی بمشکل رہتے ہیں اس لیے مستقل فہرست طلب نہ فرمائیے بلکہ اپنی ضرورت کی کتابوں کے لئے لکھیے۔ مہربانی فرما کر جوابی امور کے لئے جوابی لفافہ بھیجیے۔
نایاب کتاب گھر۔ چپل گوڑہ۔ حیدرآباد۔ اے۔ پی (انڈیا)

© rasailojaraid.com